تصریحات!

انٹرنیشنل کشمیر کانفرنس لاہور سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کے سیکرٹری جنرل جناب پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ حصول کشمیر کے بغیر پاکستان کا جغرافیہ مکمل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی دفاع مستحکم ہو سکتا ہے۔ اس کیلئے قربانیاں دینے کی ضرورت ہے اور بھارت کشمیر کو طشتری میں رکھ کر پیش نہیں کرے گا۔

جناب پروفیسر صاحب نے جس حقیقت کی نشاندہی کی ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ بھارت نے آج تک پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا اور وہ ہر وقت اس موقع کی تلاش میں رہا ہے کہ کسی طرح پاکستان کو نقشہ عالم سے محو کر دیا جائے۔ لیکن پاکستان بفضل اللہ قائم رہنے کیلئے معرض وجود میں آیا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اسے ختم نہیں کر سکتی۔

یوں تو بھارت، دنیا کا سب سے بڑا جمہوری اور سیکولر ملک ہے لیکن جمہوریت کے نام پر جس طرح جمہوریت کی مٹی پلید کی جا رہی ہے اور سیکولرازم کے نام پر فرقہ واریت کو ہوا دیکر جس طرح مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جاتی ہے۔ اس کے تذکرہ سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

آج مترنم آبشاروں، میٹھے چشموں اور لہلہاتے مرغزاروں کی سرزمین مقبوضہ جموں وکشمیر مسلمان حریت پسندوں کے خون سے لالہ زار ہے۔ ان حریت پسندوں کا قصور صرف اتنا ہے کہ وہ بھارت سے حق خود ارادیت کا مطالبہ کر رہے ہیں اور اسی پاداش میں کشمیر کی سرزمین ان پر تنگ کر دی گئی ہے۔ دنیا شاہد ہے کہ بھارت نے ۴۹ - ۱۹۴۸ء میں اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں کشمیریوں کو حق خود ارادیت دینے کا وعدہ کیا تھا اور اقوام متحدہ کی قراردادیں آج تک حق وانصاف کا منہ چڑا رہی ہیں۔ خدا جانے دنیا کی انصاف پسند طاقتیں کیوں خاموش تماشائی بنی ہوئی ہیں۔ اور مقبوضہ جموں وکشمیر کے در و دیوار اور گلی کوچے بھارتی بربریت اور ظلم وتشدد پر نوحہ کناں ہیں۔ آج اس خطہ جنت نظیر سے ہماری بہو بیٹیاں پھر کسی محمد بن قاسم کی منتظر ہیں۔ آج یہ

مسلمان حریت پسند ظلم وتشدد اور بربریت کا نشانہ اسلیے بن رہے ہیں کہ وہ سربکف ہو کر کشمیر کی آزادی کے لیے میدان عمل میں آچکے ہیں ۔ اس بار آزادی کی یہ تحریک اندر سے اٹھی ہے ۔ اور انشاء اللہ یہ اپنے منطقی نتیجہ تک پہنچ کر رہے گی ۔ حریت پسند مسلمان یہ عہد کر چکے ہیں کہ وہ بھارت کی غلامی کی زنجیر کو توڑ ڈالیں گے ۔ اب انکی منزل آزادی ______ زیادہ دور نہیں ہے ۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عالمی ضمیر کو بیدار کیا جائے اور حریت پسندوں کے ساتھ اظہار یکجہتی میں کسی بخل سے کام نہ لیا جائے ۔

آج بھارت کو معاہدہ شملہ ۱۹۷۲ء کا حوالہ دیتے ہوتے کوئی شرم محسوس نہیں ہوتی کہ پاکستان کو کشمیر اور دوسرے مسائل باہمی مذاکرات سے طے کرنے چاہئیں ۔ کیا اب تک جتنے مذاکرات ہوئے ہیں ان سے مسئلہ کشمیر حل ہو گیا ہے ؟ ہمارا موقف تو یہ ہے کہ حق خود ارادیت ایک مسلمہ امر ہے ۔ اور رائے شماری کرانا اقوام متحدہ کی ذمہ داری ہے ۔ اگر وہ اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہوتا تو اقوام عالم کا اقوام متحدہ سے اعتماد اٹھ جائے گا ۔ سچی بات تو یہ ہے کہ کشمیر پر بھارت کا غاصبانہ قبضہ حق و انصاف کا قتل ہے ۔ اس وقت دنیا میں آزادی کی تحریکیں اٹھ رہی ہیں ایسے کسی خطہ کو زیادہ دیر تک غلام نہیں رکھا جا سکتا

اب دنیا کی دو بڑی طاقتوں امریکہ اور روس نے بڑی حد تک اپنی پالیسیاں تبدیل کرلی ہیں ۔ امریکہ اب مشرقی یورپ میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانا چاہتا ہے ۔ اس لیے اسے پاک و ہند کے مسائل سے زیادہ دلچسپی نہیں ۔ پھر یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ دونوں طاقتیں اس بات پر متفق ہیں کہ ہمیں کوئی ایسا اقدام نہیں کرنا چاہیے جس سے دنیا میں ابھرتی ہوئی اسلامی تحریکوں کو تقویت میسر آئے ۔ ایسے حالات میں عالم اسلام کو متحد ہو کر کوئی لائحہ عمل مرتب کرنا چاہیے ۔

بلاشبہ آج پاکستان جنگ کے دہانے پر کھڑا ہے ۔ پاک و بھارت کے درمیان UN—DECLARED جنگ جاری ہے ۔ صرف پاکستان ہی باقاعدہ جنگ کیلئے وقت ٹال رہا ہے ۔ اور حکمرانوں کو مصلحتیں درپیش ہیں ۔ ورنہ بھارت تو ہر وقت تیار کھڑا ہے ۔ ایسے حالات میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک میں مکمل یکجہتی کی فضا پیدا کی جائے اور قوم کو ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار کرنا چاہیے ۔ اسی صورت میں کشمیر کا حصول ممکن ہے ۔ ●

بشیر انصاری